مطلوبہ شعر یا غزل یا نظم نمودار ہو کر محفل کے لیے حیرت افزا بن جاتی ہے۔ یا پھر اس طرز پر سوچیں تو ہو سکتا ہے کہ کوئی جن اُس کے قابو میں ہو اور طرفۃ العین میں دیوان بھی تیار کر سکتا ہو۔ خیر اب دو چار شعر (کسی انتخابی کاوش کے بغیر) پیش کیے جاتے ہیں تاکہ آپ کو اندازہ ہو کہ جعفر کی شاعری مذاق نہیں ہے:

کہا شعور نے اُس وقت حرفِ قُم مجھ سے
کہ لاشعور جگانے سے جاگتا بھی نہ تھا

کیا ہے اس آیتِ افلاسِ بشر کی تاویل؟
دل کے ارشاد پہ ذہنوں کی گواہی نہ رہی

تفسیر ہو کیا خاک مرے خطِ جبیں کی
شارح بھی ہے کم فہم، نوشتہ بھی اَدَق ہے

تا حشر فراموشِ زمانہ نہیں ہوں گے
وہ لوگ جنہیں یادِ محبت کا سبق ہے

جب اُٹھیں گُل کی دریدہ دامنی پر انگلیاں
ہو گئی پاگل وفورِ غم سے خوشبو اور بھی

یاد ہم ڈوبنے والوں کی تجھے آئے گی
جب ترے حسن کا چڑھتا ہوا دریا اترا

سحر کو راہ دکھانے کا کیا صلہ ہو گا
یہ سوچتے ہی ستاروں کی آنکھ بھر آئی

مطلع فاراں نعتیہ مجموعہ جناب حافظ لدھیانوی۔ ملنے کا پتہ: بیت الادب، ۳۴ جی راجہ روڈ، گلستان کالونی، فیصل آباد۔ تقسیم فی سبیل اللہ۔

اگر ہم عصر نعت نگاروں کو اشعار کی شکل دے کر ایک قصیدہ میں ڈھالا جائے تو اس کے مطلع کا ایک مصرع حافظ لدھیانوی ہوں گے اور دوسرا حفیظ تائب۔

میں نے حافظ صاحب کی شخصیت جس طرح منور پائی ہے مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ حضورؐ کے بارے میں اُن کے حقیقی جذبات و تاثرات کو الفاظ اور مصرعے اُٹھا نہیں سکتے۔ پھر بھی:

ع ہے میرا کام پیغامِ رسولِ ہاشمی لکھنا

بس بطور تبرک دو تین شعر ؎

اُٹھی جو نگاہ سوئے روضہ
اشکوں میں وجود ڈھل گیا ہے

نظروں میں ہے گلستانِ طیبہ
خوشبو سے بدن مہک اُٹھا ہے

دلِ خرابہ ہے، جس میں نہیں ہے یادِ نبیؐ　　وہ زیست کیا ہے جسے عشقِ مصطفےٰؐ نہ ملا
ہر اک زباں پہ ہیں چرچے رسولِ رحمت کے　　خدا کا شکر، مجھے نعت کا زمانہ ملا

تقدیمی اور تقریظی صفحات مرزا منور اور حفیظ تائب کے قلم سے۔ فلیپوں پر اعاظم و اکابر کی آراء۔

ہامان کے قرآنی اذکار	از سید شیر محمد لاہور۔ پتہ: ۵۶، ای ون۔ گلبرگ نمبر۳۔ لاہور

یوں تو یہ ۱۶ صفحے کا ایک پمفلٹ ہے، مگر نہایت معرکہ آرا تحقیقی بحث ہے۔ جو مستشرقین کی طرف سے ہامان کے سلسلے میں قرآن پر اعتراضات کے جواب میں پیش کی گئی ہے۔ ۲۲ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ عنوان مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ "ہامان کا ذکر قرآن میں" وغیرہ طرز کے الفاظ کافی تھے۔ یہ مقالہ کئی دوسری جگہوں کے علاوہ ترجمان القرآن میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اور اب اس پمفلٹ میں مؤلف جو ترمیم و اضافہ کرنا چاہتے ہیں اس کے بعد یہ تحقیق مزید مفید بن جائے گی۔

حادثۂ کربلا	از مولانا ابوالحسین محمد عظیم الدین خطیب۔ ناشر: ادارہ تعلیم و تصنیف، سلیم آباد،

خیرپور میرس، سندھ۔

مسلمانوں کی بہت سی چپقلشوں کا باعث پرانے تاریخی واقعات کی مختلف تعبیرات ہیں۔ حادثۂ کربلا کے متعلق خصوصاً پہلے تو کچھ غلو کی باتیں شیعہ بھائیوں کی طرف سے ہوتی تھیں۔ پھر محمود عباسی صاحب نے دوسرے رُخ سے واقعہ کی پوری تصویر بدل کے دکھا دی۔ پیشِ نظر پمفلٹ پر بھی اس کا اثر ہے۔ لکھا ہے: "آخر کار حضرت حسینؓ نے فیصلہ کر لیا کہ کوفہ جانے کے بجائے دمشق جا کر خلیفہ یزید کے ہاتھ پر بیعت کر لینا ہی مناسب ہے"...... "فریب خوردگی یا اجتہادی سوچ کی بنیاد پر اختیار کیے ہوئے موقف سے یہ دست برداری ...... (ص۔ ۱۰)۔ پمفلٹ بتاتا ہے کہ "امام حسینؓ یزیدی فوج کی زد میں نہیں آئے تھے بلکہ ساٹھ تجربہ کار جنگجو کوفیوں نے اچانک سیدنا امام حسینؓ کے خیمہ پر دھاوا بول دیا"...... "امیر عمرو بن سعد۔